معہ ضمیمہ ـ چہ گویم باتو گرائی چہا در قادیان بینی ـ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ ـ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی ـ سر القعا پیشگی

جلد ۸ ـ مورخہ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۲۷ ہجری المقدس علی صاحبہا التحیات والسلام مطابق ۱۱ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۲۹ ماگھ ۱۹۶۵ء ـ نمبر ۱۶

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا ـ اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ ـ دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ـ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت ـ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ـ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ـ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ـ پنجم ـ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا ـ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے موہنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ـ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ـ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ـ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ـ نہم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ـ دہم ـ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ـ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ـ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکاری کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ بغیر ضمیمہ ۲ عہ/ر
معہ ضمیمہ پیشگی . . . . للعہ

بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا ـ

خط کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے ورنہ جواب کے معذور ہیں ـ

رسید در اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی ـ البتہ جو صاحب دستی قیمت ادا کریں اون کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ـ اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ـ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ـ منیجر بدر ـ

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدسؑ بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا ـ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ـ ۲ بار ـ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ـ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ـ ۲ بار ـ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ـ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں ـ آمین ـ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ـ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں ـ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ میں قرآن و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا ـ اور بھائیوں میں رشتہ محبت کے قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کرونگا ـ

(اخبار بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے بہ اہتمام قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل اسسٹنٹ منیجر اخبار ہذا طبع ہوکر شائع کیا گیا) ـ کاتب محمد حسین ...

خطبہ جمعہ

(۲۹۔ جنوری ۱۹۰۹ء)

یا ایہا الذین اٰمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا الیٰ بما تعملون بصیر

اللہ جل شانہ نے ان آیات میں چند باتیں بطور نصیحت فرمائی ہیں۔

پہلی بات بہت سے لوگ جن کے دلوں میں کینہ اور عداوت ہوتی ہے تو اپنے حریف کو ایسے الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں جس میں ایک پہلو بدی کا بھی ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ڈرپوک ہوتے ہیں۔ کھل کر کسی کو برا نہیں کہہ سکتے۔

راعنا۔ ایک لفظ ہے اس کے کئی معنے ہیں یہ رعونت بڑائی۔ خود پسندی۔ حماقت کے معنوں میں بھی آتا ہے اور اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ آپ ہماری رعایت کریں۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ سکھایا ہے کہ ایسا لفظ اپنی کلام میں اختیار نہ کرو جو ذو معنی ہو بلکہ ایسے موقعہ پر انظرنا کہا کرو اس میں بدی کا پہلو نہیں ہے

ایک شخص نے مجھ سے اصلاح کا ثبوت قرآن مجید سے پوچھا میں نے یہی آیت پڑھ دی اللہ تعالیٰ یہ نصیحت فرما کر متنبہ کرتا ہے کہ جو لوگ انکار پر کمر باندھے ہیں اور حق کا مقابلہ کرتے ہیں وہ دکھ درد میں مبتلا رہتے ہیں

اس سے آگے عام کافروں کا رویہ بتایا ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین تمہارے لئے کسی کو محض از روئے حسد دیکھ نہیں سکتے اس حسد سے ان کو کچھ فائدہ سوا اس کے کہ جل جل کر کباب ہوتے رہیں نہیں پہونچ سکتا۔

یہ حسد بڑا خطرناک مرض ہے اس سے بچو اللہ تعالیٰ کے علیم و حکیم ہونے پر ایمان ہو تو یہ مرض جاتا رہتا ہے۔ دیکھو ململ کا کپڑا ہے کوئی اُسے سر پر باندھتا ہے کوئی اس کا قمیص بناتا ہے کوئی زخموں کے لئے پٹی۔ سب جگہ وہ کام دیتا ہے اور سبھی جگہ واقعہ میں اس کی ضرورت ہے اسی طرح اگر انسان سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت سے جو کام ہو رہے ہیں وہ بلا ضرورت و حکمت کے نہیں تو معترض کیوں ہو اگر خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو اپنی رحمت خاصہ کے لئے چن لیا ہے تو یہ کیوں جلتے ہیں یہ تو عام قانون قدرت ہے کہ آج ایک درخت بغیر پھول اور پھل پتوں کے بالکل سوختنی ہیئت میں کھڑا ہے اب بہار کا موسم آیا تو اس میں پتے لگنے شروع ہوئے پھر پھول پھر پھل اسی طرح قوموں کا نشو و نما ہے ایک وقت ایک قوم برگزیدہ ہوتی ہے لیکن جب وہ انعامات کے قابل نہیں رہتی تو خدا تعالیٰ دوسری قوم کو چن لیتا ہے اور وہ پہلی قوم ایسی مٹ جاتی ہے کہ بالکل بھلا دی جاتی ہے یا اس کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے غرض اس جہان میں اس طرح بہت تغیر ہوتے رہتے ہیں ایک شریعت دی جاتی ہے پھر اس کی بجائے دوسری۔ اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم کوئی نشان قدرت نہیں بدلتے اور نہ اسے ترک کرتے ہیں مگر کہ اس کی مثل یا اس سے اچھا لاتے ہیں کیا تم کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اسی کا راج آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ حق و حکمت سے ایسی تبدیلیاں کرتا رہتا ہے اس پر کسی کا بس نہیں چلتا۔ اس کے سوا کسی کو مددگار اور کارساز نہ پاؤ گے۔

ایک صاحب محمد عبد الحی نام حضرت امیر المومنین سے اپنی بیماری کا نسخہ پوچھتے ہیں مگر پتہ نہیں لکھا اس لئے یہ نسخہ اخبار میں چھاپا جاتا ہے۔

بیماری۔ بیس اکیس سال سے عارضہ بواسیر بادی ہے اور دس بارہ سال سے سرعت کا عارضہ ہے معدہ خراب ہے

نسخہ۔ انجبیر زرد پتیس۔ گوگل۔ تخم بیل۔ ہلیلہ سیاہ (تولہ تولہ) بہت ہی باریک کوٹ کر گولی بقدر ۴ رتی عمدہ ہینگ چہارم رتی ملا کر صبح و شام کھاویں۔ اور مصطگی (تولہ)۔ روغن گل (۳ تولہ) پیٹ پر ملیں اور خوب چلا پھرا کریں تنہا۔ بیکار ہرگز نہ بیٹھیں روٹی تھوڑی تھوڑی کر کے چار بار کھایا کریں۔

ہمارے پاس سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے ذریعہ انجمن احمدیہ فیروزپور کے جلسہ کی روئداد پہونچی ہے۔ جس میں علاوہ مقامی انتظامیہ امور کے فقرہ نمبر ۷ کی نقل ہم پیش کر کے تمام انجمنوں سے درخواست کرتے ہیں کہ سب بھائی باقاعدہ ماہوار جلسہ کیا کریں

(۷) صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تحریک جس میں دو سال کے عرصہ میں ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے کی تجویز ہے انجمن ضلع کے روبرو پیش ہو کر بعد بحث قرار پایا کہ ہر ایک ممبر اگلے اجلاس تک اپنی مالی حالت کو سوچ رکھے کہ وہ کس قدر روپیہ اس عرصہ میں ادا کرنے کے قابل ہو گا۔ اگلے اجلاس میں مستقل فہرست مرتب کی جاوے گی مگر احباب نے اپنے خاص جوش سے جو وہ اس سلسلہ کی ضروریات سے رکھتے ہیں اس طرح اظہار کر ہی دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی باتوں میں برکت دے۔ سیٹھ حکیم محمد عمر صاحب پریزیڈنٹ انجمن ہذا نے ۲۰۰ روپیہ منشی جعفر علی خان صاحب نے ۲۵ روپیہ اور منشی عبد العزیز نے ۲۵ روپیہ مذکورہ بالا دو سال کے عرصہ میں ادا کرنے کا مصمم وعدہ فرمایا۔ اور یادگار کے مد میں باقیماندہ احباب میں احباب ذیل نے مستقل ماہواری چندہ کا وعدہ کیا کہ جو محاسب نے نوٹ کر لیا۔ منشی جعفر علی خان صاحب ۱ر۔ بابو احمد اللہ صاحب ۹ر بابو عبد الغفور صاحب ۲ر

میرے پیارے دوستو! حدیث میں آیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہوں گے جن کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے عرش کے سایہ میں امن کی جگہ عطا کریگا اور دو آدمی انہیں سے ایسے ہونگے جنہوں نے خالص خدا تعالیٰ کی رضا کیواسطے دوستی لگائی اور پھر کبھی کوئی رنج اور بدظنی آپس میں نہ کی ہو گی۔ پس جو صاحب مجھ سے کچھ ذرا بھی محبت اور تعلق رکھتے ہیں وہ بھائی ضرور بضرور مہربانی کر کے جس طرح ہو سکے مجھ غریب کو اپنا نام اور پتہ لکھ کر پہونچا دیویں میں انشاء اللہ بڑی خوشی سے سب بھائیوں کا نام لکھ کر یاد رکھوں گا اور ہمیشہ انشاء اللہ مستقل طور پر دعائیں کرتا رہونگا اور جس طرح کی مدد چاہیں اپنی توفیق موجب مدد بھی دیتا رہوں گا خدا تعالیٰ رحم کر کے توفیق عطا کرے۔ (محمد حسن دفتری میگزین)

انجمن ہائے احمدیہ کے تمام سکرٹری صاحبان کی خدمت میں لکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے ماتحت انجمنوں کے احمدی ممبروں کا باقاعدہ رجسٹر رکھیں جس کا ذکر قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۹ میں ہے اور اس کا نمونہ بھی ساتھ دیا ہے خانہ کیفیت میں اس امر کا نوٹ رکھنا چاہیئے کہ فلاں شخص نے وصیت کی ہوئی ہے اور کہ کس قدر وصیت کی ہے اور جب کوئی ممبر احمدی خواہ مرد ہو یا عورت فوت ہو جاوے اور خانہ کیفیت میں بموجب قاعدہ مذکور اس کی تاریخ وفات لکھی جائے تو ساتھ ہی اگر وہ متوفی موصی ہے تو اس کی اطلاع دفتر سکرٹری میں فی الفور کر دی چاہیئے تاکہ وصیت کے مطابق عمل درآمد ہو سکے موجودہ صورت میں اگر کوئی موصی فوت ہو جائے اور اس کی اطلاع نہ ہو تو انجمن کو بڑا نقصان ہوتا ہے امید ہے کہ تمام صاحبان اس پر توجہ فرما کر عمل درآمد کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ محمد علی سکرٹری صدر انجمن قادیان

[illegible] اطلاع دیں)

ذکر حبیب

اخویم قاضی عبد الرحیم مرحوم سکنہ بُڑبی نے یہ مضمون اخبار میں شائع کرانے کے لئے لکھا ہوا تھا اُن کی وفات کے بعد اُن کے بھائی میر حسین نے واسطے اندراج اخبار بھیجا ہے۔

عرصہ قریب تئیس سال کا ہوا ہے کہ کمترین موضع تلونڈی میں مولوی صاحب عبد اللہ کی خدمت میں گیا ہوا تھا وہاں سے سنا کہ قادیان میں ایک شخص مرزا غلام احمد بڑا پارسا پرہیزگار اور اہل اللہ شخص ہے اس بات کے سننے سے میرے دل میں مرزا صاحب کی زیارت کا شوق ہوا جب میں قادیان میں آیا تو اُسی وقت ایک شخص ضعیف العمر خوش صورت ساتھ تحفہ تحائف کے بمبئی سے آیا تھا ہم نے اپنے آنے کی اطلاع حضرت مرزا صاحب کے پاس بھیجی تب ایک آدمی باہر آیا اور ہمیں ایک مکان میں بٹھا گیا تھوڑی دیر بعد حضرت صاحب نے بمبئی سے جو شخص آیا تھا اسے بُلایا اور بعد میں کمترین کو بھی بلا لیا۔ کمترین کو تو حضرت نے تلاوت قرآن شریف کی تاکید فرمائی اور پھر بہت مدت تک پُراثر وعظ فرماتے رہے اثناء وعظ میں آپ دفعۃً اُٹھ کھڑے ہوئے اور جلدی جلدی سیڑھیوں سے اُترے۔ ہم دونوں مسافر بھی ان کے ہمراہ ہوئے۔ ڈھاب کے شرقی کنارے پر زمینداروں نے ایک گڑھا کھیتوں کو پانی دینے کے لئے بنایا ہوا تھا اس میں ایک لڑکا آٹھ نو برس کا ڈوبا ہوا تھا اس کا ایک ہاتھ ننگا تھا آپ نے فرمایا اسے باہر نکالو ہم نے اسے نکالا اس وقت وہ لڑکا زندہ مگر بے ہوش تھا اس کے پیٹ میں پانی بھرا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ اس کے پیٹ سے پانی نکالو اور رعایت کرکر جس کا لڑکا ہے اسے دیدو۔ پھر آپ واپس مکان پر تشریف لائے اور پھر آپ نے اس بات کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اعلام الٰہی سے گئے تھے اور آپ نے یہ کام خدا کے حکم کر ماتحت کیا۔ ذر محمد قاضی۔ قادیان

کلام حضرت امیر المومنین

(۱) سوال - بدعت کی جامع مانع تعریف۔

جواب - میرے نزدیک و میری تحقیق میں بدعت حقیقیہ کے یہ معنے ہیں جو عقیدہ و عبادت و عادت و معاملہ عہد مبارک نبوی اور صحابہ و تابعین میں خود آپ یا اس کی نظیر باوجود ضرورت و وقت بلا انکار مروج نہیں ہوا اور ایسے امر کا مرتکب اس کام کو معاد میں مفید سمجھ کر اور اس کے فعل یا ترک کو شرط و لازمہ عقیدہ و عبادت و عادت و معاملہ کرے یا کالشرط۔ اللوازم اسے ضرور سمجھے تو وہ عقیدہ و عبادت و عادت و معاملہ بدعت حقیقیہ ہے۔

(۲) سوال - امام الصلاۃ کو بعد از اذان جماعت کرانے کے لئے بلانے جانا سنت سے ثابت ہے یا یہ صرف مامور من اللہ کا حق ہو اور کیا جب تک کوئی اطلاع نہ جائے امام نہ آئے۔

جواب - اس کا جواب اس میں آگیا حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بخلاف آئتہ کریمہ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون - بُلایا جاتا تھا اسمیں مامور من اللہ کی قید کا کوئی باعث نہیں۔

(۳) سوال - نماز میں پہلی رکعت میں سورہ النصر پڑھیں تو کیا دوسری میں ایک سورۃ چھوڑ کر اگلی سورۃ قل ھو اللہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب - بخاری نے اس کے جواز پر ایک باب باندھا ہے میں اس لئے جائز جانتا ہوں۔ عامہ حنفیہ مخالف ہیں ایسے مسئلہ سہل ہیں۔

(۴) سوال - نماز جنازہ میں بعد از سبحانک اللھم الحمد کے سوا اور سورۃ بھی پڑھ لیں۔

جواب - الحمد شریف کا جنازہ میں پڑھنا سُنت سے ثابت ہے۔ ابن عباس نے تاکید کی اور مالابد کے مصنف مؤکد ہیں۔

(۵) سوال - چوتھی تکبیر کے بعد معاً سلام پھیر دیں یا دعا بھی کریں

جواب - بعد تکبیر رابع مختصر سی دعا تعامل میں ہے۔

صادق کا پیغام

زہرہ کے ذریعے سے - بلادِ مغرب کو

غالباً نو یا دس دن گذرے ہوں گے میں نے زہرہ کو شفق کی سُرخی میں دیکھا اسوقت جو خیالات میرے دل میں پیدا ہوئے وہ ہدیہ ناظرین ہیں۔

پھاڑ کر تو نے گریبانِ سحر کیا دیکھا
اپنی ہستی ہی میں پیغام فنا کا دیکھا

سوچتا ہوں کہ یہ آنا بھی کوئی آنا ہے
تیری آمد ہی میں رفتن کا تماشا دیکھا

پہلے پہلے تو میں سمجھا کہ شفق پھیلی ہے
پھر جو دیکھا تو ترا خون تمنا دیکھا

کس کے نظارے نے حیران کیا ہے اتنا
ہم نے اس آنکھ کو اک نرگسِ شہلا دیکھا

لالہ زاروں میں یہ اُڑتا ہے کہاں کا جگنو
کس کے سینے کا یہ اک داغ ہویدا دیکھا

کونسی شمع کا پروانہ ہے اُڑنے والا
جس کی پرواز میں پروانہ قضا کا دیکھا

کونسی کان سے نکلا ہے یہ سُچا موتی
کس گلو کا یہ چمکتا ہُوا ہیرا دیکھا

میری آنکھوں سے تجھے دیکھے جو دیکھے کوئی
چشم محبوب کا میں نے تجھے تارا دیکھا

دیکھنا دیکھنا یہ مُہر نبوت تو نہیں
جس میں یوں جلوہ صد نیر بیضا دیکھا

یاد آتی ہے مجھے کس کی درخشندہ جبین
کچھ سمجھتے ہیں جن آنکھوں نے وہ مرزا دیکھا

تو وہی صبح کا تارا تو نہیں اے زہرہ
کچھ مہینے ہوئے میں نے جسے تنہا دیکھا

مرحبا پیکِ سحر خوب تگ و دو ہے تری
تجھے ہر وقت کسی چیز کا جویا دیکھا

سیر کی تو نے بہت یہ تو بتا دے ہم کو
کونسے برج میں خورشید ہمارا دیکھا

دیکھے ہوں گے کئی انوار کے پتلے تو نے
کیا کوئی ان میں مرا نور کا پتلا دیکھا

آجکل ٹھانی ہے تو نے سفر مغرب کی
ایک تقویم میں - میں نے یہی لکھا دیکھا

میرے "صادق" کا بھی پیغام وہاں لے جانا
تجھے پیغام رسانی میں تو یکتا دیکھا

کہنا اک مہر رسالت ہے چڑھا مشرق میں
جس سے تاریکیٔ عالم میں اُجالا دیکھا

تشنہ کامانِ ولائت کو سُنا دو مژدہ
ہم نے توحید کا بہتا ہُوا دریا دیکھا

"آن مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند"
ہند میں فرش زمین پر وہ مسیحا دیکھا

اس نے ثابت کیا اسلام ہے سچا مذہب
دین و دنیا میں اسے انفع و اعلیٰ دیکھا

"وہ سب جہان جہان جس کو ساری کامیں دیکھیں
منہ عرفان کا بھی ایک ہی شیشہ دیکھا"

وہ کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
"وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا دیکھا"

"پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقان
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا دیکھا"

"یا الٰہی ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اسمیں مہیا دیکھا"

"آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے" - جاں بلب پیاس سے کچھ لوگ ہوئے جلتے تھے - اسی کوثر کا ہے ساقی تشنہ خواہاں احمد - بس یہ پیغام ہے اکمل کا پہنچا دینا
ہم نے یہ طور پہ جلوۂ مولیٰ دیکھا - "ناگہاں غیب سے اک چشمۂ اصفیٰ دیکھا" - جس کا اللہ کو بھی چاہنے والا دیکھا - جسے دیرینہ رفیق اور شناسا دیکھا

(اکمل آف گولیکی)

ایڈیٹوریل

حقوق نسوان

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے بائیسوین اجلاس کے ضمن مین شعبہ تعلیم نسوان کا اجلاس بھی ہوا جسمین مولانا شبلی نے ایک لیکچر حقوق نسوان پر دیا اس لیکچر کو ہم نے بھی پڑھا ہے مولویصاحب موصوف نے اسمین صاف بیان کیا کہ آج جبکہ یورپ کی تہذیب کا آفتاب نصف النہار تک پہونچگیا ہے اس کے حقوق نسوان سے اسلامی حقوق نسوان کا مقابلہ کر کے دیکھئے تو یہ اس سے کہین افضل و اعلیٰ ہین۔

"یونان مین عورتین بالکل پردے مین رکھی جاتی ہین اور سواری وغیرہ مین ان کا نکلنا معیوب سمجھا جاتا تھا عورتون کی قبر پر یہ کندہ کیاجاتا تھا کہ یہ عورت تمام عمر گھر سے باہر نہین نکلی (۲) روم مین لار مین عورتین مثل دوسری جائداد کے منتقل ہوسکتی تھین اور خریدی جا سکتی تھین (۳) افلاطون کا قول ہے کہ عورت ایسی چیز نہین کہ مرد اس سے شادی کرے (۴) ۱۵۸۵ء مین ایک کمیٹی اس امر کی تحقیقات کے لئے بیٹھی تھی کہ عورتون مین روح ہے یا نہین فیصلہ صادر ہوا کہ روح تو ہے مگر اس لئے کہ مردون کی تابعداری کرین (۵) خود انگلستان مین کچھ عرصہ پہلے تک یہ رسم تھی کہ شادی کیوقت بغیر عورت کی خواہش کے اسکی ساری جائداد شوہر کے نام منتقل ہو جاتی تھی بروئے قانون وہ کوئی معاہدہ نہین کرتی (۶) عورت کو شادی سے پہلے مس کہہ کر باپ سے منسوب کرتے ہین اور شادی کے بعد مسز کہہ کر شوہر سے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی کوئی جداگانہ حیثیت نہین سمجھی گئی برخلاف اس کے اسلام نے ھن لباس لکم و انتم لباس لھن سے عورتون کا پوزیشن ظاہر کردی اور و لھن مثل الذی علیھن سے ان کے حقوق مردون کے ذمے قرار دئے جعل بینکم مودۃ و رحمۃ سے عورت و مرد کے دوسرے تعلقات بتلائے کیونکہ رشتہ دار کے ساتھ رحمت کا تعلق ہوتا ہے اور دوست کے ساتھ محبت کا یہان دونون موجود ہین۔ کہا جاتا ہے کہ عورت کو مرد سے آدھا حصہ وراثت مین ملتا ہے مگر یہ اعتراض کم فہمی کی وجہ سے ہے اصل مین عورت دو طرفہ وارث ہوتی ہے پھر نان و نفقہ مزید بران۔ اور گواہی جو دو عورتون کی ایک مرد کے برابر رکھی گئی ہے تو یہ بھی اس لئے کہ وہ بوجہ اندر رہنے کے کئی معاملات سے پورے طور پر واقف نہین ہوسکتین"

یہان ہم مولانا کی خدمت مین اتنا عرض کرنا چاہتے ہین کہ عورتونکو اسلام نے بیشک حقوق دئے ہین مگر مردون کے برابر نہین جیسا کہ ان کے قوائے جسمانی و روحانی خدا کی طرف سے یکسان نہین بنائے گئے پس یہان ہمین شاعرانہ توجیہات سے کام لینے کی ضرورت نہین کہ ہم کہین "قرآن مجید مین سورۂ نساء موجود ہے مگر سورۂ رجال نہین (۲) ایک سورۃ مریم کے نام پر بھی ہے۔ (۳) محکمات کو ام الکتاب کہا جاتا ہے نہ کہ ابو الکتاب (۴) مکہ معظمہ کو ام القریٰ کہا جاتا ہے نہ کہ ابو القریٰ۔ یہ باتین نہ تو عورتون کے معظم و مکرم ہونے کی دلیل ہوسکتی ہین نہ اسلامی خصوصیات سے کہی جاسکتی ہین کیونکہ عربی زبان اسلام سے پہلے کی ہے ایک فلسفیانہ مذاق والے ذرخانہ دماغ سے اس قسم کا استدلال بہت بعید ہے۔

اس کے بعد آپنے حضرت عائشہ صدیقہ کے جنگ جمل کا ذکر کیا ہے اور پھر مفصلہ ذیل دو تاریخی واقعات سنائے "ہند جب قبول اسلام کے بعد رسول اکرم کیخدمت مین آئی اور اوس نے پوچھا کہ کیا اقرار مجھے کرنا چاہیئے تو آپنے اسے احکام دین تعلیم فرمائے کہ بدچلنی نہ کرو خیانت نہ کرو اس کے ضمن مین یہ بھی فرمایا کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کر دیا کرو اس پر فوراً اس نے کہا کہ ہم نے تو ان بچون کو پالا تھا آپنے ان کو قتل کیا اب وہ اور آپ سمجھ لین۔ دیکھئے کس بے باکی سے اس نے اپنے قبیلہ اور رسول اکرم کی سابق معرکہ آرائی کا حوالہ دیا اور آپنے کیسے ٹھنڈے دل سے سنا حضرت عبد اللہ ابن زبیر جنہین خلیفہ پنجم مانا جاتا ہے اور جو نہایت زاہد و متقی اور احکام خدا و رسول کے پابند تھے جب حجاج ابن یوسف نے مکہ کا محاصرہ کیا اور آپکے رفقا کچھ لڑائی مین کام آئے اور بہت سے دشمن سے جاملے تو بہت ہی تھوڑی تعداد آپکے پاس رہگئی اور صورت دگرگون ہوئی تو اپنی والدہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ مین عبد الملک کی بیعت قبول کرلون یا لڑکر جان دون ان کی والدہ ماجدہ نے محبت فرزندی سے بالکل قطع نظر کر کے جواب دیا کہ اگر تو حق پر تھا تو اب بھی حق کی پیروی کر اور اگر باطل پر تھا تو جس قدر جلد ممکن ہو اسے چھوڑ دے حضرت عبد اللہ ابن زبیر نے فرمایا کہ جان دینے سے مجھے خوف نہین ہے مگر اس کا ڈر ہے کہ حجاج میرا مثلہ کرائے گا یعنے ناک کان وغیرہ کٹوا کر میت بگاڑ دیگا اونکی والدہ نے کہا کہ جب بھیڑ ذبح ہو جاتی ہے تو اسے کان وغیرہ کٹنے کی کیا پروا رہتی ہے پس مرنے کے بعد مثلہ کا تجھ پر کیا اثر ہوگا حضرت عبد اللہ ابن زبیر اپنی مان کی نصیحت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اونھون نے قبول اطاعت کا خیال اپنے پاس نہ پھٹکنے دیا۔ چلتے وقت جب والدہ نے اونکو گلے لگایا تو ان کے جسم پر کپڑون کے نیچے کوئی سخت چیز معلوم ہوئی پوچھا یہ کیا ہے حضرت عبد اللہ ابن زبیر نے کہا زرہ ہے اون کی والدہ نے کہا جو مرنے کے لئے جاتا ہے وہ زرہ نہین پہنتا آپنے فوراً زرہ اتار ڈالی اور آخر تک اپنے دعوے پر ثابت قدم رہے۔ پھانسی کے بعد لاش ورثا کو دیدیجاتی ہے مگر حجاج نے حکم دیا تھا کہ جب تک حضرت عبد اللہ ابن زبیر کی والدہ خود لاش نہ مانگے وہ اسی طرح لٹکی رہے۔ جنابہ اسماء بنت ابی بکر والدہ حضرت عبد اللہ نے لاش نہ مانگی کئی روز کے بعد آپکا ادہر سے گذر ہوا جہان سولی پر حضرت عبد اللہ کی لاش لٹکتی تھی آپنے اسے دیکھ کر ایک موثر جملہ کہا۔ جس کے یہ معنے ہین "کیا ابھی وقت نہین آیا کہ یہ شہسوار اپنے گھوڑے سے اتر آئے"

اس پر مین اتنا ضرور کہون گا کہ یہ واقعات حقوق نسوان کی تائید مین پیش نہین کئے جاسکتے کیونکہ حقوق مین تو وہ بات پیش کی جا سکتی ہے جو بطور اصل کے ہو۔ یہ قصے عرب عورتون کی اخلاقی جرأت اور شجاعت کے بیان ہی مین کچھ مناسب معلوم ہوتے ہین مولانا شبلی ایسے فاضل لکچرار کو ایسی باتون کا خیال رکھنا چاہیئے ان ان المیت یعذب ببکاء اھلہ کی اصلیت جو حضرۃ عائشہ صدیقہ نے فرمائی کہ اس سے مراد نبوی صرف یہ تھی کہ گھروالے رو رہے ہین اور مردہ پر عذاب ہو رہا ہے البتہ اس امر کے ثبوت مین پیش کی جاسکتی ہے کہ ... عورتین بھی ذہانت اور دین کا فہم رکھتی ہین اور یہ جو صفا و مروہ کی سعی کا ہاجرہ کی یادگار مین مذہبی شعار قرار پاجانا بیان ہوا ہے اس کے متعلق ہم آپ کو ایک نکتہ سمجھاتے ہین جو عام مفسرین کے ذہن مین نہین آیا اور غالباً آپ پر بھی نہین کھلا۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے صبر کرنیوالون کی نسبت فرمایا ہے کہ اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم و رحمۃ۔ اب اس کے بعد ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ مین ایک مثال بیان کی ہے کہ دیکھو اس پہاڑی پر ایک شخص نے صبر کیا تو اس کو صبر کا مین نے یہ اجر دیا جو تم ان پہاڑیون پر چڑھ کر ادہر ادہر نظر ڈال کر دیکھ سکتے ہو گویا صفا و مروہ پر وہ واقعہ صبر یاد کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کا شعور حاصل ہوتا ہے افسوس ہے ہمارے علماء قرآن شریف کے ربط سے بہت کم واقف ہین وہ جب دو آیتون مین تعلق نہین دیکھتے تو اس پر مطلق تدبر نہین کرتے۔ مثلاً پارہ ۶ سورۃ النساء کے رکوع آخر مین پہلے مسیح کا ذکر ہے اور آگے چل کر ساتھ ہی قل اللہ یفتیکم فی الکللۃ فرمایا ہے اب مفسرین حیران ہین کہ ان دونون باتون کا آپس مین کیا تعلق ہے۔ آئیے ہم آپ کو بتائین کہ مسیح بھی بے باپ پیدا ہوئے اور اون کی کوئی اولاد نہ تھی

اور وہ فوت ہو گئے پس اس کے بعد میراث کا مسئلہ بیان کرنا بالکل مناسب ہے اسی طرح وامر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیہا۔ لانسئلک رزقاً نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوٰی میں اہل کو نماز پڑھنے کی تحریک کرتے رہنے اور نحن نرزقہم کا ربط عوام الناس پر نہیں کھلا حالانکہ اس میں لطیف اشارہ ہے اس بات کا کہ کشائش رزق کی ایک یہ راہ بھی ہے ہمارے مسلمان جو ایسی آیات کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جنہیں بطور وظیفہ پڑھ کر وہ روزی حاصل کریں وہ اس آیت پر عمل کریں کیونکہ آجکل مشکل پانچ فیصدی عورتیں نماز گذار رہ گئی ہیں لوگوں کو عورتوں کے حقوق کی پڑی ہے اور ہمیں ان کے دین کی فکر ہے اس دنیا میں ان کے حقوق کیا بنائیں گے جب وہ جنت الفردوس میں داخل ہونے کا حق حاصل نہ کریں گی۔

یونس اندر دہان ماہی شد

بعض لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ حضرت یونس علیہ السلام کیونکر تین دن رات یا کم و بیش مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے اس لئے وہ فالتقمہ الحوت کے معنے بیان کرنے میں تاویلات بعیدہ سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ مقلوب مثل وخلت القلنسوۃ فی الرأس سمجھ کر اس کے یہ معنے کیا کرتے ہیں کہ یونس مچھلی کھا گئے جس سے انکو ہیضہ ہو گیا اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کی تندرستی کے اسباب بہم پہونچائے) مگر میں ایک تازہ واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے کہ کیونکر ایک انسان مچھلی کے پیٹ میں ایک دن رات زندہ رہ سکتا ہے۔

"پیرس کے ایک اخبار میں ایک ملاح بنام جیمس برٹلی کا عجیب تجربہ شائع ہوا ہے جو یونا نبی کے تجربہ سے ملتا جاتا ہے ۲۵ اگست ۱۸۹۱ء کو ایک جہاز بنام سٹار آف دی ایسٹ سمندر میں سفر کر رہا تھا۔ دو بڑی بڑی وہیل مچھلیاں نظر پڑیں جہاز ان کے پیچھے چھوڑا گیا جب ان میں سے ایک مچھلی آدھ میل کے فاصلہ پر رہ گئی تو تمام ضروری سامان ..... مہیا کر کے دو کشتیاں نیچے اتاری گئیں۔ یہ کشتیاں وہیل مچھلی کی طرف روانہ ہوئیں ان کشتیوں میں سے ایک وہیل کے بہت نزدیک تھی جس میں برٹلی نام ملاح تھا اس نے کشتی میں سے ایک بھالا پھینکا جس سے مچھلی زخمی ہو گئی اور کشتی کو واپس کرنے کے لئے حتی الوسع کوشش کی گئی مگر کچھ دیر ہو جانے کے باعث وہیل نے غصہ میں آ کر کشتی کو اپنے جباڑوں سے پکڑ کر ٹکڑے کر ڈالا۔ ملاح ہر طرف پانی میں کود پڑے جیمس برٹلی بھی جو پتوار پر بیٹھا تھا معہ پتوار کے گر پڑا اور گرتے ہی مچھلی کے جباڑوں میں جا پڑا اور وہیل نے جھٹ اپنا منہ بند کر لیا۔ کچھ دیر بعد وہیل مر گئی اور جہاز میں لائی گئی ملاحوں نے کاٹنا شروع کیا اس کام میں ایک دن اور ایک رات لگ گیا آخر کار انہوں نے معدہ کو کھولا تو اس میں وہ جیمس برٹلی کو اوندھے منہ پڑا ہوا پاکر حیران ہو گئے وہ اگرچہ بیہوش تھا مگر زندہ تھا۔ ۳۰ گھنٹے کے قریب وہیل کے پیٹ میں رہا انہوں نے اس کو نکال کر تختہ پر لٹا دیا۔ اس کے ہاتھ پاؤں ارغوانی رنگ کے ہو گئے تھے اور وہ خون سے لت پت تھا۔ مالش اور علاج معالجہ سے وہ ہوش میں تو آ گیا مگر دماغ میں خلل رہا تین ہفتوں تک یہی حالت رہی۔ جہاز پر ادہر ادہر پھرتا ہوا کہتا رہتا تھا کہ اے خدا! مجھے اس خوفناک بھٹی سے بچا اس کا خیال تھا کہ میں ایک تیز بھٹی میں جل رہا ہوں کچھ عرصے کے بعد بالکل تندرست ہو گیا اس بیان کی تصدیق جہاز کے کپتان اور دیگر ملاحوں سے بھی ہو چکی ہے جیمس برٹلی اب تک زندہ اور تندرست ہے۔

مسیح کی آمد ثانی

جب انسان ایک دفعہ مامور من اللہ کا انکار کر دیتا ہے تو پھر باوجود بینات کے صرف اپنی بات کی پچ کے لئے اسے مانتا نہیں اور ہمیشہ کے لئے مغضوب علیہ بنتا ہے۔ دیکھئے نور افشاں رقمطراز ہے۔

"سسلی واقعہ ملک اٹلی کے خوفناک اور مہلک زلزلہ کے بعد سے قریبا ہر روز چھوٹے چھوٹے جھونکوں کی خبر آتی رہتی ہے مگر لندن اور یورپ کے دیگر ممالک اور شمالہ کے ان دفتروں کی جانب ایسے آئے جن کے ذریعہ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ دنیا کے کسی حصہ میں بھونچال آیا ہے موجود ہیں تار برقیوں سے معلوم ہوا ہے کہ مسینا (سسلی) سے بھی زیادہ سخت قسم کا بھونچال دنیا کے کسی حصہ میں آیا ہے اگرچہ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ کہاں ایسا بھونچال آیا ہے مگر تمام آلے کسی ایسے بھونچال کی خبر دیتے ہیں ایسے ایسے بھونچالوں کے ساتھ جب ہم دیکھتے ہیں کہ کال اور وبا بھی موجود ہیں اور قومیں ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کر رہی ہیں تو ہمیں متی کی انجیل کے چوبیسویں باب کی ۳ سے ۱۴ آیت تک کی باتیں جو مسیح نے اپنے شاگردوں کے سوال کے جواب میں دنیا کے آخر ہونے کی نسبت فرمائیں یاد آتی ہیں ہم اپنے مسیحی اور غیر مسیحی ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ خداوند کی ان باتوں کی روشنی میں موجودہ مصیبتوں کے حالات پڑھیئے اور ان سے وہ نصیحت سیکھئے کہ جو خداوند اپنے ہر ایک شاگرد کو سکھلانا چاہتا ہے۔ کاش کہ یہ حالات ہمیں خداوند مسیح کے آنے کے لئے تیار کرنے کا باعث ہوویں۔"

اے شپرہ چشمو! وہ آفتاب حقیقت وہ حقیقی نور اپنے وقت پر دنیا میں چمکا۔ مگر تم نے اسے نہ پہچانا اب تم لوگ یہ تو مانتے ہو کہ غیر معمولی حادثات اور دلوں کو ہلا دینے والے زلزلے آ رہے ہیں مگر یہ غور نہیں کرتے کہ یہ مسیح کی آمد ثانی کے نشانات ہیں مسیح آیا اور اپنے کام کر کے چلا گیا مگر تم ابھی تک غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہو اب بھی وقت ہے اپنے من گھڑت خیالات کو چھوڑ کر مسیح کے دروازے پر گر جاؤ وہ بہت مہربان ہے وہ اپنے گنہگار کو جو سچے دل سے حقوتائب ہو کر آتا ہے گلے لگا لیتا ہے۔ مسیح پہلے آیا تو دنیا کے فرزندوں نے اسے نہ پہچانا کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ ان کے خیالات کے مطابق ظاہری بادشاہت لیکر نہ آیا اور اس کا وہ جاہ و جلال نہ تھا جو یہودی اپنے خیال کیمطابق سمجھتے تھے لیکن آخر واقعات نے دکھا دیا کہ وہی مسیح جس کے سر رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی اس کے برائے نام پیرو بھی دنیا کی سلطنتوں کے مالک ہوئے پس ایسا ہی تم نے اس مسیح کو غلطی سے حقیر سمجھا مگر زمانہ دیکھ لیگا کہ اس کا روحانی جلال کیونکر دلوں کو فتح کرتا ہے ایک دن آتا ہے کہ وہ مسیح کا شاہزادہ کشور قلوب خلائق پر حکمران ہو اور تمام عالم روحانی میں اس کے مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سکہ چلے۔

محرم قادیان میں

رسوم و بدعات کا یہاں تک زور ہے کہ اب وہ اگلی اسلامی شان دیکھنے کو آنکھیں ترس گئی ہیں دسہرہ کے سوانگ دیکھ دیکھ کر ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھی یہ شوق پیدا ہوا ہے کہ ہم بھی کچھ ان کے مقابلہ میں کریں میرے ایک دوست لاہور سے رقمطراز ہیں کہ بیشک محرم سال بھر میں ایک ایسا موقعہ ہے کہ ایک سچے مسلمان کو رنج و قلق کا کافی موقعہ مل جاتا ہے (خصوصاً لاہور میں) اسلام کی حالت زار پر کون مسلمان ہوگا جو ان دنوں خون کے آنسو نہ روئے خاندان اہل بیت کی تضحیک۔ دنوحہ پیٹنا اور تماشے وغیرہ شنیعات کا شہر لاہور مرکز ہوتا ہے امور خلاف شرع و سنت نبوی کا بازار گرم ہوتا ہے ایک دار السلطنت میں جہاں مقبول داراشکوہ تیس ہزار حفاظ قرآن رہتے تھے جب یہ حال ہو تو پھر دوسرے شہروں میں جو کچھ بھی ہو وہ کم ہے مگر الحمد للہ کہ ہمارا دار الامان ایک ایسا مقام ہے جہاں کسی کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ عشرہ محرم ہے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کوئی تعطیل نہیں ہوتی چھوٹے چھوٹے بچوں کو میں نے امتحاناً پوچھا کہ آج کیا دن ہے کیا تمہیں معلوم نہیں محرم ہے تو انہوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اللہ اکبر۔ چودہویں صدی سے پہلے جو شان اسلامیوں میں نظر آتی تھی وہ آج ہم ایک مقدس مطہر نبی کی طفیل اپنے دار الامان میں دیکھتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد و علی خلفاء محمد و بارک وسلم۔

درخواست دعا۔ بھائی امیر احمد صاحب قریشی اپنے بیمار بھائی

انتخاب الجرائد

پنجاب مین طاعون

ایک سرکاری نوٹ مین صوبہ پنجاب کی گذشتہ تین سال کی طاعونی وارداتون اور موتون کا مقابلہ حسب ذیل کیا گیا ہے اس مقابلہ سے اس ... ... مین قابل شکر تخفیف معلوم ہوتی ہے۔

نام سال	واردات	اموات
۱۹۰۶ء	۱۰۵۷۳۰	۹۲۱۱۵
۱۹۰۷ء	۶۷۲۰۸۸	۶۰۵۲۷۰
۱۹۰۸ء	۳۶۲۶۶	۲۹۸۳۲
میزان سہ سال	۸۱۴۰۸۴	۷۲۷۲۱۷

پنجاب مین اپریل کا مہینہ طاعون کی شدت کے لئے مخصوص رہا ہے اپریل ۱۹۰۶ء مین ۲۴ ضلعے گرفتار طاعون ہوئے اور اموات کی تعداد ۲۶۲۶۹ تھی۔ اپریل ۱۹۰۷ء مین ۲۷ ضلعے مبتلائے طاعون ہوئے اور اموات کی تعداد ۲۰۷۴۰۲ تک پہونچی۔ اپریل ۱۹۰۸ء مین طاعون کا اثر تو ۲۴ ضلعون مین رہا مگر اموات کی تعداد ۱۱۶۴۵ سے زیادہ نہ تھی۔ ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۸ء تخفیف اموات کے لئے قابل ذکر مین جنمین تعداد اموات بالترتیب ۱۰۱۵ اور ۱۳۱۵ تھی۔

بوسینیا و ہرزیگوینیا کے باشندے

بلا تمیز جنس و مذہب کے آسٹریا کی حکومت مین ہرگز نہین رہنا چاہتے مصر کے موقر اخبار المؤید کو بوسینیا کے ایک مسلمان نامہ نگار نے بحیثیت ملکی قائم مقام ہونے کے لکھا ہے کہ بے وفا اور دغاباز آسٹریا کے کبھی رعیت نہ بنین گے عثمانی رعایا بائیکاٹ کو نہ چھوڑے ہم ہر سیل سے ہر طرح کے ظلم و ستم اٹھاتے اٹھاتے تنگ آگئے ہین سعادت مند کی رقم جو آسٹریا نے پیش کی یا جو دولت علیہ کی طرف سے طلب ہوئی دونون بالکل بے حقیقت ہین یہ ملک کی ایک سلاخ بھی کافی نہین معزز عثمانی بھائی اپنی قوم کے ایک حصہ کو یون کوڑیون کے مول بکتے کیا پائین گے۔ ترکی پارلیمنٹ کسی طرح بھی اس سودے کو منظور نہ کرے اور بوسینیا و ہرزیگوینا کا آسٹریا سے الحاق نہ ہونے دے یہ بدنیت حکومت اپنے قلمرو کی توسیع چاہتی ہے اور سالونیکا تک اپنا عمل دخل کرنے کی تاک مین ہے اگر اسکی یہ آرزو کسی دن بر آئی تو سرویا اور مانٹی نیگرو پر قبل ترکی کے چڑھ دینا چاہتی ہے۔ اعلیحضرت سلطان نے اپنی تاج کی تقریر مین خود بھی ہمارے ملک کی اہمیت کا اشارہ فرمایا ہے ترکی ایوان نیابت اس کو اپنے پیش نظر رکھے اور یہ نہ ہوا تو ہم بغاوت کر دینگے۔

ترکی دیوان نیابت

مین حسب ذیل امور کی منظوری دیگئی ہے (۱) ۲۰ فوجی افسر اعلےٰ جنگی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جرمنی بھیجے جائین دو لائق جرمن فوجی افسر طلب کئے جائین ان مین سے ایک قواعد جنگ کی مشق کرانے اور دوسرا محکمہ جنگ کا اندرونی انتظام درست کرنے پر مقرر ہو (۲) انگلستان سے ایک امیر البحر مع دو اعلےٰ درجہ کے میکانکل انجنیرون کے طلب کیا جائے تاکہ بحری صیغہ کی اصلاح اور عثمانی کارخانہ جہاز سازی کو جنگی جہازات کی تعمیر و مرمت کے ہر طرح لائق بنانے کی غرض حاصل ہو (۳) موجودہ جنگی جہازون مین سے گیارہ زرہ پوش جہازات اور ان کے ماتحت تارپیڈو کشتیون کا ایک بیڑہ عثمانی سواحل کی دیکھ بھال کے لئے ارسال کیا جاوے اس سے یہ بھی مقصود ہے کہ ترکی بحری سپاہ کو دریائی جنگ کی مشق حاصل ہو کیونکہ اب تک ادن مین اکثر عملی تجربہ سے بے بہرہ ہین (۴) سرکاری جہازران کمپنی مخصوصہ کے لئے چار کلان دخانی جہاز تیار ہون گے یہ مسافرون اور ڈاک کی آمد و رفت عثمانی سواحل کے مابین قائم کرین گے کمپنی کے پرانے جہازات بیچکر اور قابل مرمت کی ترمیم کر کے اس کو ایک عثمانی قومی کمپنی کے حوالے اور سرکاری نگرانی سے الگ تھلگ کر دیا جائیگا راستون کی درستی۔ شہر قسطنطنیہ کی صفائی اور توسیع وغیرہ وغیرہ بہت سے مقامی کامون کی اصلاح بھی زیر غور ہے اور اُمید ہے کہ ہر ایک کام اپنے وقت پر ٹھیک ہوتا رہیگا۔

علاقہ بغداد کی آبپاشی

سر ولیم ولکاکس کے سی۔ ایم جی سابق ڈائرکٹر جنرل آبپاشی مصر آخر ماہ دسمبر مین ہندوستان ہوتے ہوئے بغداد گئے ہین تاکہ اس علاقہ کو دریائے دجلہ سے سیراب کرنے کی تجاویز پر غور کرین۔ اون کو یقین ہے کہ دجلہ سے پھر ایک نہروان تعمیر ہوسکتی ہے اور اس مردہ سرزمین مین جان پڑ سکتی ہے ان کے تخمینہ مین بغداد کے علاقہ مین بارہ لاکھ ۸۰ ہزار ایکڑ اول درجہ کی اراضی ہے جو اعلےٰ پیداوار کے لئے صرف کافی بہم رسانی آب کا انتظار کر رہی ہے سر ولیم کی رائے مین ان ذرائع آبپاشی پر ۸۰ لاکھ پونڈ (۱۲ کروڑ روپیہ) صرف ہونگے اس اراضی کی قیمت ۳۰ پونڈ فی ایکڑ (۵ کروڑ ۷۶ لاکھ روپیہ) ہو سکا کرے گی اس طرح اگر آمدنی کا نصف حصہ بھی ہر سال تعمیر انہار پر صرف ہو جایا کرے تو بہت نفع ہوسکتا ہے نہر کے استحکام کے لئے ایسا انتظام کرنا پڑیگا کہ دریا اپنی جولانگاہ کو پھر نہ بدل سکے اور یہ موجودہ زمانہ کے سمنٹون اور گاروں سے ڈائنامیٹ اور دیگر آتش گیر مادون سے بھاپ اور برقی قوت سے اور مشینون اور آلات سے (جن مین سے قدمار کو ایک کا بھی علم نہ تھا) ۲۰ سال مین ہو جائیگا۔

سلطنت عثمانیہ

قسطنطنیہ مین اہل شہر اور آس پاس کے جزیرون کے مسلمان باشندگان کا ایک عظیم الشان مجمع جامع سلطان احمد اور ایا صوفیا کے میدانون مین ہوا دو لاکھ سے زائد آدمی ان جلسون مین شریک تھے پر جوش تقریرین ہوئین اور باتفاق رائے قرار پایا کہ جزیرہ کریٹ عثمانی املاک سے ہے عثمانی قوم اسے ہرگز یونان کے ساتھ ملحق نہ ہونے دیگی خواہ اس بارہ مین اسے دست بشمشیر ہونے کی نوبت کیون نہ آجائے اور یونان پر ایسی کاروائی کے لئے اعتراض کیا گیا۔ رزولیوشن تمام حاضرین کو سنایا گیا اور ان کی عام منظوری لیکر ایک خاص جماعت اُسے ایوان نیابت اور باب عالی مین پیش کرنے لے گئی صدر اعظم نے رزولیوشن منگا کر منظور پڑھا اور جلوس نکالنے والون سے کہلا بھیجا کہ حکومت خود کریٹ کا الحاق یونان کے ساتھ نہ ہونے دیگی۔ حکومت یونان بھی الحاق کے خلاف ہے اور اس لئے یہ قطعی غیر ممکن ہے۔ قوم کو اس سے مطمئن رہنا چاہیئے۔

لارڈ مارلے کا جواب

۲۷ جنوری ۱۹۰۹ء گذشتہ کو مسلمانون کے ڈیپوٹیشن کو لارڈ مارلے کی خدمت مین مسٹر امیر علی نے پیش کیا اور ان امور پر زور دیا جو پہلے بذریعہ تار تبلائے جاچکے مین۔ لارڈ مورلے نے جواباً کہا۔ اگر مین نے یہ سفارش کی ہے کہ وائسرائے کی کونسل مین ایک ہندوستانی ممبر ہو تو اس سے میرا یہ مطلب نہین ہے کہ وہ ممبر ہندو ہی ہو یا مسلمان ہی ہو بلکہ یہ ظاہر کرنا مقصود تھا۔ کہ ہندوستانی محض ہندوستانی ہونے کی وجہ سے کسی عہدہ کے لئے ناقابل نہین ہو سکتے اور ہمین ملکہ وکٹوریہ کے اس اعلان کے مشہور وعدہ کو بھی عملاً وفا کرنا تھا کہ رنگ یا مذہب واقعی قابلیت کے شخص کو کسی عہدہ کے حاصل کرنے سے روک نہین سکتا مین مسلمانون کی اس درخواست کو منظور کرنے کا کوئی موقعہ نہین دیکھتا کہ وائسرائے کی کونسل مین ایک مسلمان ضروری ہو۔ آخر مین مین آپ کو متنبہ کرتا ہون کہ اگر اس مرتبہ یہ تجاویز ناکام رہین تو یہ موقع پھر عرصہ دراز تک آنیوالا نہین ہے اور آئندہ ایسے وزیر ہند اور ایسے وائسرائے کا اکٹھا ہونا ممکن نہین ہے کہ دونون کے دونون ہندوستانیون کی خواہشات کے ساتھ انصاف کرنے مین اس درجہ متحد ہون۔

وسط افریقہ کا وسیع الرقبہ علاقہ کانگو یورپ کی ننھی سی ریاست بلجیم کے قبضہ مین ہے وہان ربر جمع کرنیکا اجارہ چند کمپنیون کو ملا ہوا ہے جو ملکی باشندون سے یہ کام لیتی ہین اور نہایت وحشیانہ طریقہ سے کمپنیون کے منافع کا یہ حال ہے کہ ایک کمپنی حالانکہ اس کا کل سرمایہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہی کم ہے اب تک سوا دو کروڑ روپیہ حصہ دارون مین بطور منافع تقسیم کر چکی ہے ان مظالم کا چند سالون سے یورپ...

...مین عام چرچا ہو رہا ہے اور انگلستان و امریکہ نے تو سرکاری طور پر بھی سخت دباؤ اصلاح کے لئے ڈالا جسکی وجہ سے اب بلجیم اصلاح پر کمربستہ ہو گئی ہے ایک سال بعد کل اجارے منسوخ ہو کر کامل آزادی تجارت کا اعلان ہو جائیگا۔ (وطن)

انتخاب الجرائد

ناجائز اسلحہ کی گرفتاری - کلکتہ کی پولیس نے چاندنی چوک بڑا بازار - بالیہ گھٹہ میں بعض آہنگروں کی دوکانوں پر چھاپہ مارا اور عند التلاشی اون کی دوکانوں میں عظیم مقدار میں رفلوں - ریوالوروں اور ان کے مختلف پرزوں کی ہاتھ آئیں اور اس کے متعلق چھ آدمی پکڑے گئے جس میں پانچ مسلمان ہیں اور ایک ہندو

اٹلی نے سومالی لینڈ کی سرکوبی کو ایک جہاز ۱۱۰۰ جوان لیکر جبرات کو موماسہ سے بربیرہ کو روانہ ہوا۔

یہ جہاز رستے میں ساحل کسمایا سے بھی ایک شتری فوج سوار کر کے لاویگا تاکہ فوج ناکافی نہ رہے۔

برفوں کے دفعتاً پگھل جانے سے جرمنی میں عظیم طوفان آئے دیہات بہ گئے پل ٹوٹ گئے ریل بند جانیں ضائع۔

قصور میں ایک عظیم آتش زدگی سے ذخیرہ کپاس کا نقصان ہوا۔ بیس ہزار روپیہ کے قریب۔

مسلمانوں کے انتخاب کی علیحدگی کا اصول وزیر ہند نے تسلیم کیا اس پر تمام مسلمان دل سے خوش ہوں گے۔

ٹرکی و بلغاریہ کے جھگڑے کی بابت روس نے جو تجویز پیش کی خبر ہے کہ ٹرکی اس کو منظور کرے گی

سوکرالہ (نائگیریا) میں ایک ہزار مسلح وحشیوں نے انگریزی جرمن کمیشن حد بندی کے ذخیرہ پر حملہ کیا ہے۔

دو روز کی سخت لڑائی کے بعد انگلش و جرمن سپاہیوں نے دشمن کو شکست دیکر پراگندہ کیا ہے

انگلش و جرمن کے ۴۲ کام آئے - جرمن کمشنر بھی ایسا زخمی ہوا کہ حالت خوفناک سمجھی جاتی ہے

لاہور میانمیر کے درمیان ایک ہندو لیڈی چلتی ٹرین سے کود پڑی کہ تین گورہ سپاہی دفعتاً زنانہ کمرہ درجہ انٹر میں گھس آئے

فوجی ممبر - صاحب وزیر ہند نے فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ فوجی سپلائی کا محکمہ منسوخ کر دیا جاوے اس وجہ سے نواب وائسرائے کی کونسل انتظامیہ سے اب آئندہ فوجی ممبر شامل نہیں ہوا کریگا۔

بمبئی - ایک انگریزی اخبار کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ ہز میجسٹی سلطان المعظم دو تین ماہ تک سیر انگلستان کریں گے اور حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے مہمان ہوں گے۔

ممالک متحدہ امریکہ کے مقام بوگیر میں یہ تجربہ کیا گیا ہے کہ ادنے احیوانات میں کون سا حیوان زیادہ دباؤ اور بوجھ سہار سکتا ہے چنانچہ مینڈک ایسا حیوان ثابت ہوا اسے مٹی کے ایک بوندے کے بیچ بٹھا کر شکنجہ میں رکھا گیا اور ۱۱۰ سو پونڈ کا وزن اس پر ڈال کر دبایا گیا - مگر جب شکنجہ کھولا گیا تو اسے مطلق ضرر نہیں آیا تھا - وہ پھدک کر بھاگ گیا

سمالی لینڈ میں جنگ - اٹلی میں اعلان ہوا ہے - کہ سلطان ابیہ (اطالی سمالی لینڈ) نے ملا کو سخت شکست دی ہے اور اس کے ۹۰ آدمی مارے گئے اور ۴۳ زخمی ہوئے ہیں اور جو مویشی ملا لے گیا تھا وہ بھی واپس لے لئے۔

مسٹر ہیم تھورنی کروفٹ آر - اے - کے ذمہ لارڈ کرزن بہادر ہندوستان کے مشہور معروف گورنر جنرل کا بت بنوانے کا کام سپرد ہوا ہے اس پر ۷۰۰۰ ہزار پونڈ یا ۱۰۵۰۰۰ روپیہ کے قریب خرچ کا تخمینہ کیا جاتا ہے بت کا بنانیوالا لارڈ کرزن سے ملا تھا اون کی تجویز ہے بت جس چبوترہ پر لگایا جاوے اس پر چاروں طرف چار برنجی تصویریں ہوں۔ (۱) دہلی دربار (۲) وکٹوریہ میموریل ہال (۳) تاج محل آگرہ یا کوئی اور قدیم عمارت ہندوستان (۴) امپریل کیڈٹ - راجاؤں کا رسالہ

انڈیا آفس لندن کے مولوی سید حسین بلگرامی لکھنؤ میں آئے اور علیگڈھ کو تشریف لیگئے ہیں۔

ہندوستان میں ۴۹ ہزار قحط زدہ میں ½۶ ہزار مفت خوراک پاتے ہیں ½۱۶ ہزار بڑھ گئے

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان ایف - اے میں ۵۹۴ پاس ہوئے ان میں مسلمان صرف ایک نکلا۔

یکم اپریل سے ۳۱ - دسمبر ۱۹۰۸ء تک ہندسے ½۵۲ لاکھ من چائے بذریعہ جہاز باہر گئی۔

پچھلے سال ہند میں دس کروڑ چار لاکھ روپیہ کی کھانڈ ممالک غیر سے لائی گئی - ترقی نمایاں ہے۔

ساحل کاٹن پر سخت آتشزدگی سے مچھلوں کی کشتیوں کا ایک سالم بیڑہ جلکر تباہ ہو گیا ہے۔

ایک سو ستره سوختہ لاشیں دستیاب ہوئیں اور بہت آدمیوں کا پتہ نہیں ہے - یکم فروری کو۔

صاحب چیف کمشنر نے نہایت مہربانی سے اظہار فرمائی کہ سرحدی صوبہ - جو مسلمانوں کا مرکز ہے وہاں مسلمانوں کا ایک کالج بھی ہونا چاہیئے تاکہ وہاں کے مسلمانوں کو اپنے بچے تعلیم کے لئے علیگڈھ تک نہ بھیجنے پڑیں۔

راولپنڈی کی مسماۃ گلاب بانو کی سزائے پھانسی چیفکورٹ میں خارج کی گئی - اذیت پولیس کی تحقیقات کریگی

ٹرکی بلغاریہ سے ½۸ کروڑ کا معاوضہ چاہتا ہے بلغاریہ پانچ کروڑ سے زیادہ نہیں دیتا

روس نے اس خوفناک جھگڑے کے مٹانے کو فیاضانہ تجویز پیش کی تاکہ دونوں کی بات میں فرق نہ آئے۔

روسی ترکی جنگ کے جرمانہ میں روس ٹرکی کو ½۸ کروڑ روپیہ منجانب بلغاریہ معاف کرنے پر تیار ہے

بعوض اس کے روس بلغاریہ کو پانچ کروڑ روپیہ قرض دے گا اور اس کے سود سے باقی کسر پوری کی جاوے گی

فرنچ گورنمنٹ نے انڈو چائنا کی یونن ریلوے کے لئے ۵ کروڑ ۳۰ لاکھ فرانک کا قرضہ دینا منظور کیا۔

جیل خانہ لاہور میں پھانسی پانے کے قبل شولڈم نے واقعی اقرار کیا کہ اسی نے مس ٹیلر کو قتل کیا تھا۔

زلزلہ سے کس قدر نقصان ہوا - ۲۸ - دسمبر کا زلزلہ جو اٹلی میں آیا اس نے اس قدر نقصان کیا ہے کہ دہم سال اور سان فرانسسکو کے زلزلے اس کے سامنے ہیچ تھے - علاوہ ۲ لاکھ آدمیوں کی ہلاکت اور ۵۰ قصبوں کی آبادی کے دو شہر مسینا اور ریگیو صفحہ ہستی سے نابود ہو گئے ½۳ لاکھ آدمی مجروح ہوئے اور ۷۰۰ ۳ بچے یتیم ہو گئے اور جو لوگ زندہ بچے ان میں سے ۲ ہزار فرط الم سے دیوانہ ہو گئے ان کے سوا گھوڑے خچر - بیل - بھیڑیں وغیرہ ۳ لاکھ سے زیادہ مویشی ضائع ہوئے۔

مدناپور کے مقدمہ کا خاتمہ - سنتوش کو اعلی الزام بم سازی میں دس سال کا کالا پانی - سریندرو ناتھ مکرجی کو ۷ سال کا کالا پانی - جگجیون گھوش کو بالزام سازش دس سال قید

آج تک ½۱۱ سال کے عرصہ میں ۲۲ لاکھ جانیں پلیگ کی نذر ہوئی ہیں گویا تقریباً افغانستان کے برابر ایک ملک صفحہ ہستی سے محو ہو گیا ہے۔

شولڈم مس ٹیلر کے قاتل کو یکم فروری کو لاہور میں پھانسی دی گئی۔

فنڈی درگ کی کان میں آگ لگجانے سے ۸ ہزار آدمی بیکار ہو گئے - کمپنی کو ۱۳ ہزار روپیہ روزانہ کا نقصان ہے دو انگریز اور تین ہندوستانیوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔

طہران سے خبر آئی ہے کہ تینشلٹ باغیوں سے جنگ کرتے ہوئے گورنر لارستان زخمی ہوا اور اس کے دو بیٹے لڑائی میں مارے گئے گورنر لارستان سے مزید فوج روانہ کر رہا ہے چند دستے فوج اور تین پہاڑی توپیں روانہ ہو گئی ہیں۔

لاہور ریلوے سٹیشن کے قریب پنجشنبہ گذشتہ کو ایک پنجسالہ لڑکی ایک یوروپین کی موٹر کار کے نیچے کچل کر مر گئی۔

ایک نئی تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ شہادت القرآن کے نام تصنیف کیا تھا جس میں حیات مسیح کو بعض آیات سے بزعم خود ثابت کیا اور اس کے جواب میں شہادت الفرقان قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے جس میں ہر دلیل کو علمی رنگ میں بڑے زور سے توڑا گیا ہے ۴۸ صفحے کی کتاب ڈمی کاغذ پر چھپی ہے ۳؍ قیمت ہے احباب خصوصاً سیالکوٹی جو اکثر اس کے جواب کی نسبت فرمایا کرتے تھے اسکی بہت سی کاپیاں خرید کر تقسیم فرماویں - دفتر بدر سے مل سکتی ہے

اوامر و نواہی قرآن کریم

جس کو جناب عرب صاحب عبد المحیی نے ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب نے جلسہ سالانہ پر کی تھی اس میں چہل احادیث بھی ہیں باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۹؍ رعایتی کر دیگئی ہے اور دفتر اخبار بدر درخواست آنے پر روانہ ہو سکتی ہے جلد فرماویں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے۔

یہ تمام کتابیں بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح - معیار الصادقین - براہین احمدیہ - در ثمین ۳؍ مجلد صہ مجلد صمہ مجلد زرین ۱۲؍

شری نہہ کلنک اوتار - سیر ہند - کرشن لیلا - مورکھہ سیدھ ۶؍

سر الشہادتین - غلامی اور عصمت انبیاء - جام شہادت ۸؍ ۴؍ ۱؍

جنگ مقدس - معیار حق - اسلام کی پہلی کتاب ۱؍ ۳؍

البرہان الصحیح فی تائید المسیح - القول الصحیح فی تصدیق المسیح ۸؍ ۴؍

کاسر احمدی - عیسائی مذہب - رویائے صالحہ ۱؍ ۴؍ ۲؍ ۴؍

اہل تجارت کیلئے خاص موقعہ

یہ اخبار چار لاکھ احمدیوں میں خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے جو صاحب اس میں اشتہار دینا چاہیں وہ اشتہار بھجوا دیں اور جو اجرت مقرر کی گئی ہے وہ پہلے ہی بہت رعایت کے ساتھ تجویز کی گئی ہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۲۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۲	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲؍

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست ٭ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست
میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جسکو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو تردد ہو تو وہ محصول ڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں

المشتہر - مولوی محمد یمین احمدی داتہ - مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ - دفتر بدر سے بھی یہ ممیرا مل سکتا ہے۔

اشتہار

شکر سرخ ۷ سیر ثار - گڑ بھیلی دار معروف اندر کی ۷ ثار - چاول باسمتی ۹ ثار چاول قسم دوم ۱۰ ثار - روغن کنجد ۳ ثار - مکا جس کو پنجاب میں جوار بولتے ہیں ۱۴ ثار - باجرہ ۱۴ ثار - بان قسم اول ۱۰ ثار بان قسم دوم ۱۱ ثار فی روپیہ کے حساب سے حبیب احمد احمدی ساکن موضع تاجپورہ ڈاکخانہ سنسار پور ضلع سہارنپور سے مل سکتے ہیں بشرطیکہ خریدار پیشگی قیمت ارسال کرے اور پانچ فیصدی کمیشن اصل لاگت پر دینے کا وعدہ کرے درخواست کنندہ نمونہ مفت منگا سکتا ہے لیکن طلب مال میں تفصیل ہو اسٹیشن ریلوے وغیرہ کہ مال بذریعہ مال گاڑی روانہ کیا جاوے یا بذریعہ بگ سواری گاڑی مگر ایسے احباب کی خدمت میں کہ جن کا ہم سے ذاتی تعارف ہے اور ہم انکو خوش معاملہ سمجھیں گے بلا پیشگی قیمت آنے کے بھی صرف درخواست کرنے پر مال روانہ ہو سکیگا۔

یہ نرخنامہ آجکل تاریخ کا ہے اور بوجہ ہو جانے بارش کے کسی قدر ارزان ہو سکتا ہے۔ - یمنی ۱۵ جنوری -

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولوی مولانا حکیم نور الدین صاحب - سرمہ حضرت مولوی صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے - ممیرا قسم اول للعہ قسم دوم سے - سرمہ قسم اول عہ قسم دوم ۸؍ سوم ۴؍ - علاوہ ازیں لنگی پشاوری کلاہ ہر قسم ندی و سادہ بھی موجود ہے

المشتہر - احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت

ایک ہوشیار مستعد احمدی زمیندار بھائی جو کام کاشتکاری نصب رہٹ یعنی کنواں چلانے اور بیلوں کی حفاظت اور خدمت وغیرہ کرنے میں خوب واقفکار ہو محنتی اور دیانتدار ہو - تنخواہ چھ روپیہ سے ڈیڑھ روپیہ تک درخواستیں بخدمت سکرٹری صاحب صدر انجمن قادیان آویں - درخواست کے ہمراہ زمیندار احمدی دوستوں کی تصدیق ہو - فقط

تیس برس کی جانفشانی کا سرمایہ

یعنی عجیب و غریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادر الوجود - اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ - مصنف کے پاس والیان ریاست سے کر عام آدمیوں تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلوں اور پہاڑوں کی سیاحت کا نتیجہ ہیں - صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخوں کو جو ہر شہر اور دیہات میں تھوڑیوں سے مول تیار ہو سکتے ہیں قلمبند کیا گیا ہے - کمزوری ناطاقتی - جریان - آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخوں کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہیں - جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو - اوس سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو - قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک ۲؍

المشتہر

منیجر پبلک بک ایجنسی لاہور - اندرون دہلی دروازہ

۱۹۰۹ء کا چندہ سالانہ جن صاحبوں نے نہیں بھیجا وہ براہ مہربانی اسکی ادائگی کی طرف توجہ فرمائیں - وی پی ہو رہے ہیں۔

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون

کہ ان کے دلوں میں ایک مرض ہے تو اللہ نے ان کے اس مرض کو بڑھنے دیا اور ان کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے بسبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔ مرض کا بڑھنا اس لئے فرمایا کہ جب تھوڑے سے مسلمانوں میں اس کی کمزوری کا یہ حال ہے کہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا تو پھر جب یہ لوگ بہت بڑھ جائیں گے تو یہ کمزوری اور بھی بڑھے گی پس یہ مرض روزافزوں ہو اسی طرح جب چھوٹی سی جماعت کے سامنے حق بات نہیں کہہ سکتا۔ تو بڑی جماعت کے سامنے تو اور بھی جھوٹ بولیگا اور یہی باتیں اس کیلئے دکھ دینے والی ہو جائیں گی۔ آخرت کا عذاب تو ہے ہی۔ مگر منافق کے لئے دنیا میں بھی یہ کم عذاب نہیں

زادھم اللہ۔ پر مفسرین نے بہت اختلاف کیا ہے مگر جب یہ امر واقعہ ہے تو اس پر اختلاف کیا۔ یہ سب کچھ نتیجہ ہے جھوٹ بولنے کا۔

واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون۔ الا انھم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں نفاق سے فساد نہ پھیلاؤ۔ تو کہتے ہیں ہم تو زمین میں اصلاح کرنے والے ہیں۔ سنو۔ بیشک یہی لوگ مفسد ہیں۔ مگر وہ سمجھتے نہیں۔

واذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون

جب انہیں کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسے کہ عام لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسے یہ کم عقل لوگ ایمان لا رہے ہیں سنو ایسی بے عقل ہیں ولیکن یہ علم انہیں کہاں کہ اپنی بے عقلی کو سمجھیں۔

واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون۔ اللہ یستھزیٔ بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون اولٰئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین

جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے سرداروں کے پاس تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو انہیں خفیف بنانیوالے ہیں۔ ھزوا کے معنی ہیں کسی کو خفیف بنانا اور یہ ٹھٹھے کا لازمہ ہے۔ واللہ انہیں ذلیل کرے گا اور ان کو ڈھیل دیتا ہے وہ اپنی حد بندیوں سے گذر کر اندھے ہو رہے ہیں۔

یستھزیٔ بھم کا لمبا جواب دینے کی ضرورت نہیں چونکہ اس ملک کے لوگ عربی سے نابلد ہیں اس لئے انہیں یہ سمجھانا کہ مشاکلت کے لئے ہے فضول ہے سیدھا جواب یہی ہے جو ہم نے معنوں میں ظاہر کیا۔ یہی لوگ ہیں کہ جنہوں نے ضلالت کو ہدایت کے بدلے خرید لیا تو ان کی تجارت نے نفع نہ دیا۔ اور وہ ہدایت یاب نہ ہوئے۔

اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ۔ پر اعتراض ہے کہ جب ان کے پاس ہدایت نہیں تو یہ خرید و فروخت کیسی۔

اس کا جواب ایک تو یہ ہے کہ انکو ہدایت لینی چاہیئے تھی پر انہوں نے نہ لی۔ دوم یہ انسان کی فطرت میں ہدایت کا مادہ ہے۔ مگر انہوں نے اس کے بدلے گمراہی کو لیا۔

۲۵ - جنوری ۱۹۰۹ء

مثلھم کمثل الذی استوقد ناراً۔ حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قاعدہ تھا کہ جہاں کوئی میلا ہوتا یا کوئی مجلس تو آپ ضرور پہونچتے اور توحید کا وعظ فرماتے اس کے لئے سب سے عمدہ و اعلیٰ موقعہ حج تھا جس میں آپ ایک ایک قبیلے کے جھنڈے میں وعظ فرماتے بڑے بڑے واقعات آپ کو پیش آئے ایک شخص مشہور عاقبت اندیش تھا اس نے کہا اگر ایک آدمی میرے قابو میں آجائے تو میں اس کے ذریعہ ساری دنیا کو فتح کر سکتا ہوں وہ نبی کریم کے پاس آیا اور کہا کہ اگر میری ساری قوم تمہیں مان لے تو مجھے کیا دوگے آپ نے فرمایا میں کسی کو کیا دے سکتا ہوں میرے بعد خدا جانے کیا ہو۔ اس پر وہ ناراض ہو کر چلا گیا اپنی قوم سے کہنے لگا۔ ہے تو ایسا ہی جیسا میں نے کہا تھا۔ مگر میں اس پر ایمان لانے کا تمہیں مشورہ نہیں دیتا۔

آپ انہی حج کے ایام میں منا ایک مقام ہے وہاں وعظ فرما رہے تھے۔ چھ آدمیوں نے جو مدینہ طیبہ کے رہنے والے تھے اشارہ کیا۔ کہ ہم آپ سے علیحدہ کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ منا کے پاس پہاڑیوں کا ایک سلسلہ ہے جو چکر کھاتا ہوا جاتا ہے اس کے اندر ایک ٹیکہ ہے وہاں چبوترہ پر جا بیٹھے اور ان کو دین اسلام کی تلقین کی انہوں نے بیعت کی اور کہا کہ ابھی ہمارا نام نہ لیں ہم جا کر مشورہ کریں گے اور آئندہ سال انشاء اللہ تعالیٰ اپنے بہت سے دوستوں کو بھیجیں گے چنانچہ آئندہ سال بارہ ۱۲ آدمی بھیجے اور تیسرے سال ۷۰ آدمی حاضر ہوئے اور حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا کہ ان چھ آدمیوں کی کوشش اور بارہ دوستوں کی کمربستگی سے مدینہ میں کوئی گھر نہیں رہا جس میں آپ کا تذکرہ نہ ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے شہر میں چلیں۔ عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ گو وہ بظاہر مسلمان نہ تھے۔ مگر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمدرد تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ دیکھو ان کو لے جانے میں تم کو بہت سخت مشکلات ہیں۔ یہاں تمام منافی وہاشمی آپ کے ساتھ ہیں۔ مگر وہاں یہ بات

نہین - اس پر انہون نے بڑا بھاری معاہدہ کیا اور اس معاہدہ مین رسول اللہ نے ان سے قسمین لین - آپنے فرمایا میرے مدینہ مین لیجانے کے یہ معنی ہین کہ سارے جہان سے لڑائی کے لئے تم تیار رہو - مکہ مین قریش دشمن ہین - پھر نجد - غطفان - مصر کو ساتھ ملائینگے پھر عراق و شام کے راستے کی قومین ان کے ساتھ ہین - اچھی طرح سوچ سمجھ لو - اگر یہ سب کچھ برداشت کر سکتے ہو تو لے چلو - انہون نے عرض کیا کہ ہم حاضر ہین -

عرب مین بہت سے آگین جلاتے تھے ایک آگ نار الحرب کہلاتی ہے چنانچہ قرآن شریف مین آیا ہے - کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاءہ اللہ ویسعون فی الارض فسادا - مین نے غور کیا تو معلوم ہوا لڑائی آگ سے شروع ہوتی ہے چنانچہ پہلے دل مین ایک آگ اٹھتی ہے - پھر وہی آگ تمام گھر مین پھیلتی ہے پھر دوسرے لوگون کے ساتھ ملانے کے لئے ان کی دعوتون کے لئے آگ جلانی پڑتی ہو - پھر پہاڑ پر آگ جلا کر اس مہمانی کو وسیع کیا جاتا ہے پھر بارود کی آگ ہے - پٹاس کی آگ ہے توپ کی آگ ہے - ڈائنامیٹ کی آگ ہے - پھر رسول سے جنگ کرنیوالون کا اخیر انجام دوزخ ہے کہ وہ بھی آگ ہے -

اس قدر تمہید کے بعد مین اس آیت کے معنے کرتا ہون - یعنی جب آپ تشریف لائے تو اس وقت جو قوم تھی ان مین عبد اللہ بن ابی بن سلول ایک شخص تھا لوگون نے ارادہ کیا کہ نمبرداری کی پگڑی اسے بندھین جن دنون مین جلسہ نمبرداری کا ارادہ تھا نبی کریم آگئے اور اوس کی بات بگڑ گئی اُسے بہت رنج پیدا ہوا اور وہ اکثر موقعون پر رنج نکالتا رہا - لیکن کھل کر مخالفت نہ کر سکتا تھا - اس طرز کے آدمی منافق کہلاتے ہین یہ اندر ہی اندر کڑھتے رہتے ہین -

پس

ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے جلانا چاہا ہے آگ کو - گویا نبی کریم کو بلوا کر سارے جہان سے جنگ کی ٹھانی - جب جنگ کی آگ اردگرد بھی بھڑک اٹھی تو ان لوگون کا نور معرفت جاتا رہا - جب نار مین سے نور نکل جائے تو پیچھے اوس کی تپش دھوان اور تکلیف رہ جاتی ہے اسی طرح ان لوگون کا حال ہے جب ادن کا وہ نور جو حصہ ہے ایمان اور معرفت کا اور اللہ کو راضی کرنے کا - جاتا رہا تو وہ اندھیرے مین پڑ جاتے ہین اندھیرا بھی ایک نہین بلکہ کئی اندھیرے - جیسے کچھ رات کا اندھیرا پھر کچھ معا روشنی گم ہو جانے سے جو اندھیرا ہو جاتا ہے وہ - پھر بادلون کا اندھیرا پس وہ کچھ دیکھتے نہین اور کچھ سوجھائی نہین دیتا اور دکھائی کس طرح دے جبکہ تمیز باقی نہین - دل کمزور ہے اس لئے حق کے شنوا نہین رہتے پھر حق کے گویا نہین رہتے - حق کے گویا بننے مین بڑے فائدے ہین جب انسان دوسرون کو نیکی سمجھاتا ہے تو آخر اپنی حالت پر بھی شرم آتی ہے کہ مین جو اورون کو نصیحت کرتا ہون خود میری اپنی حالت کیا اور جب مین اپنی اصلاح نہین کرتا تو دوسرون کو اصلاح کے لئے کیا کہہ سکتا ہون اس لئے میرا پختہ اعتقاد ہے کہ انسان وعظ سنے اور وعظ کرے کہ اس سے بھی راہ حق ملتی ہے لیکن اس شخص کی حالت قابل رحم ہے جو نہ تو آنکھ رکھتا ہے جس سے رستے مین ہلاکت کی چیز کو دیکھ کر بچ سکے اور نہ کان ہین کہ کسی ہمدرد کی آواز سن کر بچ جائے جو اسے بتائے - کہ دیکھو اس رستے نہ آؤ اور نہ زبان ہی کہ خود چلا کر کسی سے پوچھے کہ میان فلان مقام پر پہونچا دو - اور وہ اسے پہنچا دے پس وہ جو نہ حق کا شنوا ہے نہ حق کا گویا نہ حق کا بینا ہلاکت کی طرف سے مڑ کر نیکی پر نہین آسکتا -

صیّب - مینہ کو کہتے ہین - صیب کہتے ہین نیچے اُترنے اور جھکنے کو - مینہ کا پانی چونکہ نیچے کو گرتا ہے اس لئے اس کا نام صیب ہے -

من السماء - یعنے اس مینہ کیطرح جو بادل سے گر رہا ہو - پھر وہ مینہ کس وقت کا ہو - جبکہ سورج بھی نہین - چاند بھی نہین ستارے بھی نہین اسپر بادلون کا اندھیرا - اس مین رعد ہے یعنے بجلی کی کڑک اور برق یعنے بجلی نادان انسان اپنی انگلیان کانون مین کر لیتے ہین - موت سے بچنے کے لئے - مگر ایسے لوگ واقعی کم عقل ہین کیونکہ سائنس دان جانتے ہین کہ بجلی بہت تیز ہے وہ روشنی سے بھی پہلے پہونچتی ہے اور آواز اس کے بعد آتی ہے چنانچہ چھاونیون مین جہان توپ دغتی ہے وہ جانتے ہین کہ چمک پہلے پہونچتی ہے اور آواز اس کے پیچھے - اسی طرح بجلی کی آواز کا حال ہے آواز پہونچنے پر انگلیان کانون مین کرنے اور چھپ جانیوالا بیوقوف ہے کیونکہ جو مار بجلی نے کرنی ہوتی ہے وہ تو اس سے پہلے کر چکتی ہے - منافق کی طبیعت کا حال بارش کی مثال سے کھلتا ہے - جب بارش آتی ہے تو جو لوگ ندیون کے کنارے پر ہین یا جن کے دکان کچے ہین اور رہائی ٹھیک نہین یا جنہون نے نمک خرید رکھا ہے اون کو بہت خطرہ ہوتا ہے اور بعض ایسے ہین جو اس بارش کو اپنے لئے رحمت سمجھتے ہین - انہون نے بجلی کی روک کے لئے سلاخین اور تانبے کے تار کنوئین مین ڈال رکھے ہوئے ہین وہ بہر حال خوشحال ہوتے ہین -

اسی طرح کمزور انسان زمانے کے حوادث کی تاب نہ لا کر ایمان سے دور چلے جاتے ہین بعض وقت غریبی کے سبب خدا کو کوستے ہین - لڑکا مر جاتا ہے تو خدا کو گالیان دیتے ہین ایسے نابکار بھی مین نے دیکھے ہین جو خدا کی خدائی پر الزام دیتے ہین اور تھوڑی سی مصیبت کو برداشت نہین کر سکتے ایک شاعر کا ذکر کہتے ہین کہ اوس نے شعر کہا جو اس کی نظر مین خاص طور سے قابل انعام تھا اور اس نے سنا تھا کہ سعدی نے ایسا ایک شعر کہا تھا تو اسکو خاص طور سے انعام الٰہی ملے تھے - پس اس امید پر اس نے آسمان کی طرف موہنہ اٹھایا اتفاق سے ایک چیل کی بیٹ منہہ مین پڑ گئی اس پر وہ بول اٹھا - کہ شعر فہمی عالم بالا معلوم شد غرض ایسے ایسے نادان لوگ ہوتے ہین بعض خدا کا ادب کرتے تو گردش دار اور زمانہ کو کوستے ہین مگر اس کوسنے کا فائدہ کیا؟

اللہ جلشانہ نے یہ بات فرمائی کہ مینہ پڑتا ہے اس مین کڑک بھی ہوتی ہے بجلی بھی ہوتی ہے - اندھیرے بھی ہوتے ہین اس پر نادان تو غیر محل و غیر موقعہ پر اپنے بچاؤ کے سامان کرتے ہین مگر وہی بارش بہتون کے لئے مفید ہوتی ہے اسی طرح احکام شرع اور دنیا کی مصیبتین جب نازل ہون تو بہت سے لوگ ایمان لاتے ہین اور مشکلات مین گھبراتے نہین - ایک جذامی کا حال مجھے معلوم ہے کہ مین نے اس سے کہا کہ آپکے علاج کا مجھ مین ایک جوش پیدا ہو گیا ہے اوس نے کہا کہ رہنے دیجئے - مین تو جس حال مین ہون خوش ہون تنہائی ہے لوگ کم آتے ہین دعاؤن کا موقعہ ملتا رہتا ہے اور بہت سے لوگ ایسے ہین - کہ گھبرا جاتے ہین اور خدا کو کوستے ہین مگر یہ نہین سوچتے - کہ ہم خدا کا کیا بگاڑ سکتے ہین وہ

بجلی اگر گرنے والی ہی تو اوس کے روکنے سے رُک نہیں سکتی۔ پھر وہ خدا کا شکر کریں کہ ان کے کان تو ہیں اگر کان نہ ہوتے تو بجلی کی آواز کس طرح سُنتے اون کی آنکھیں تو ہیں اگر یہ نہ ہوتیں تو پک ڈنڈی کس طرح نظر آتی ہر ایک دکھی اپنے سے بڑھ کر دکھی کو اپنے ہی شہر میں دیکھ سکتا ہو پس اُسے چاہیئے کہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر کرے۔ اور مشکلات میں گھبرائے نہیں۔

۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۹ء

یا ایھا الناس اعبدوا ربکم۔

کوئی شخص کسی کے ساتھ نیکی کرے صرف ہنس کے بولے یا کسی دکھ کے وقت مدد دے تو آدمی اس کا ممنون ہو جاتا ہے حالانکہ اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب احسان دراصل اللہ تعالیٰ کا ہے جس نے اس محسن کو پیدا کیا پھر اس چیز کو جس سے احسان کیا گیا پھر خود اسے جس پر احسان ہوا۔ پس خدا کو بھول جانا انسانیت سے بعید ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اسی لئے اپنے رنگا رنگ انعامات و احسانات کا ذکر فرماتا ہے چنانچہ یہاں بھی ارشاد کیا کہ لوگو! تم فرمانبردار بن جاؤ۔ کس کے؟ اپنے پالن ہار کے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تمہیں ہی نہیں بلکہ تمہارے بڑوں کو بھی۔ یعنے پشتہا پشت سے اس محسن کے احسان تم پر چلے آتے ہیں۔

لعلکم تتقون۔ فرمانبردار بنو گے تو اس سے کوئی خدا کی خدائی بڑھ نہ جائے گی بلکہ اس میں بھی تمہارا ہی فائدہ ہے وہ یہ کہ تم ہی دکھوں سے بچو گے۔

میں دیکھتا ہوں آتشک انہی کو ہوتی ہے جو نافرمانی کرتے ہیں۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کسی کو نماز پڑھنے سے سوزاک ہو گیا یا زکوٰۃ دینے سے کوڑھ ہو گیا ہو لوگ کہتے ہیں نیکی مشکل ہے یہ غلط ہے نیکی تو سکھوں کی ماں ہے

پھر اس نے تمہیں اور تمہارے بڑوں کو ہی نہیں بنایا۔ بلکہ تمہاری زندگی کے سامان بھی مہیا کئے۔ رہنے کو زمین حفاظت کو آسمان بادل سے پانی اتار کر طرح طرح کے میوے بطور رزق دئے پس تم ایسے خدا کا کوئی (مد مقابل) نہ ٹھہراؤ اور تم غور کرو تو خود اس نتیجہ پر پہونچ جاؤ اور یہ یقین ہو جائے کہ اللہ کا نِدّ واقعی کوئی نہیں۔

اب جب فرمانبردار بنا ہے تو فرمان کی ضرورت ہے۔ وہ فرمان قرآن ہو۔ جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا۔ اگر اوس کے کلام الٰہی ہونے میں تمہیں کچھ شک ہے تو اس کی مثل لاؤ یہ آسان فیصلہ ہے۔ کیونکہ جیسے دوسری مخلوقات میں خدا کی بنائی ہوئی چیزیں انسان کی بنائی ہوئی چیزوں سے الگ نظر آتی ہیں اسی طرح یہ کلام اللہ کلام انسانی سے لگا نہیں کھاتا اگر تم نظیر نہ لائے اور لا بھی نہ سکو گے تو اس آگ سے بچا ڈر و جس کا ایندھن منکر لوگ اور پتھر ہیں۔ مومنوں اور نیک عمل والوں کے لئے آرام کی جگہیں ہیں جن کے تلے نہریں بہتی ہیں جب کبھی اس سے کوئی میوہ دیا جائے گا کہینگے یہ تو وہی ہے۔ جس کا ہمیں پہلے وعدہ دیا جا چکا تھا اور پھر ایک نہیں بلکہ رنگا رنگ ایک جیسے دوسرے دئے جاوینگے اور ان کے لئے اسمیں جوڑے ہوں گے۔ یہ بیان ہی ہوں

ماذقنا

یہ تو تھوڑی سی چیز ہے جو اللہ بیان کرتا ہے۔ اور جنت کے نعماء کے مقابل میں ایسی ہو جیسی مچھر کے سامنے ہاتھی۔ تاہم کسی بات کے سمجھانے کے لئے مچھر سی بلکہ اس سے بھی ادنے مثال دینے سے اللہ نہیں رُکتا۔ جو ایماندار ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ یہ ان کے رب کے برحق

ہے اور جو منکر ہیں وہ کہتے ہیں اس مثال سے اللہ نے کیا ارادہ کیا۔ بہت سے اس سے گمراہ ہوتے اور بہت ہدایت پاتے ہیں۔ گمراہ کون ہوتے ہیں وہی جو بد عہد ہیں اپنے عہد کا پاس نہیں رکھتے جن سے اللہ نے قطع تعلق کرنے کے لئے فرمایا ان سے تعلق جوڑتے ہیں اور جن سے تعلق جوڑنے کے لئے کہا ان سے قطع تعلق کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں۔ مگر شرارت کا پھل سوا ٹوٹا پانے کے کچھ نہیں۔

دیکھو تم کچھ نہ تھے خدا نے زندہ کیا پھر مار یگا اور جزا اور سزا کے لئے زندگی دیگا۔ اس نے تمہاری بھلائی کے لئے زمین کی سب چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں درست کیا سات آسمان اگر کسی طرح نہیں مانتے تو یوں تو مانو کہ وہ ہر چیز کا عالم ہے اور علم والوں کی بات ماننا فطرت انسانی میں داخل ہو۔

۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۹ء

آیندہ آنے والی باتوں کی نسبت مدبران ملک پیشگوئی کرتے ہیں جن کے تجارب صحیح آیندہ واقعات کے متعلق ہوں وہ تمدن کے فلاسفر کہتے ہیں جو دوائی اور نسخہ تجویز کرتے ہیں وہ بھی مریضوں کے متعلق ایک پیشگوئی کرتے ہیں جن کی ایسی پیشگوئیاں کثرت سے صحیح ہوں وہ طبیب حاذق کہلاتے ہیں ایک اور قوم ہے جو کسی حساب کی بنا پر پیشگوئی کرتی ہے پھر یہ پیشگوئیاں جسکی زیادہ صحیح ہوں وہ منجم کہلاتا ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر ایک اور قوم ہے جس کے دماغوں کی بناوٹ اس قسم کی ہے کہ وہ آیندہ واقعات کے متعلق بعض اوقات صحیح پیشگوئیاں کر سکتے ہیں ان میں سے جو اخلاق فاضلہ اور عقیدہ صحیحہ رکھتے ہیں وہ ولی کہلاتے ہیں دوسرے ہڑ پوپو۔ پھر ایک اور قوم ہے جو ملائکہ کے نام سے مشہور ہے ان کو بعض معاملات کی قبل از وقت اطلاع خدا کی طرف سے دیجاتی ہے۔

پھر ان سے بالاتر ایک اور قوم ہے جو ملائکہ سے میرے خیال میں افضل ہے انہیں رسول یا نبی کہتے ہیں ان کی اگر کوئی پیشگوئی بظاہر صحیح نہ ہو تو امر ان کی ترقی کا موجب ہے کیونکہ ایسی بات پیش آنے سے توجہ جناب الٰہی میں بڑھے گی اور ترقیات کو طلب کریگا۔ بہر حال خدا تعالے نے ملائکہ کو اطلاع دی کہ انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ میں زمین میں ایک خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں۔

خلیفہ۔ اس کے تین معنے ہیں (۱) قوم کا قائم مقام یخلف قوما (۲) جو اپنی جگہ کسی کو قائم مقام چھوڑے یخلف قوما (۳) وہ بادشاہ جو نافذ الحکم ہو جسے پنجابی میں میا پر دنیا کہتے ہیں۔ آدم علیہ السلام کے متعلق تینوں باتیں صحیح ہو سکتی ہیں یا ان سے پہلے بھی قومیں ہو سکتی ہیں اور بعد بھی ہوئیں اور اللہ نے انہیں طاقت بھی بخشی ایک اور جگہ داؤد کے متعلق یہی لفظ فرمایا۔ انا جعلناک خلیفۃ

حضرت حق سبحانہ نے یہ اطلاع ملائکہ کو دی ہے اور ہرگز ہرگز بطور مشورہ نہیں بتایا جن لوگوں کا یہ خیال ہے وہ غلطی پر ہیں خدا کسی سے صلاح نہیں پوچھا کرتا اطلاع کا نام مشورہ نہیں ہو سکتا۔ اس پر فرشتوں نے عرض کیا کہ کیا تو مقرر کریگا اسے جو خود فساد کرے گا اور خوں ریزی۔

اِن معنون پر بعض لوگون کو اعتراض ہو کہ خدا کے سامنے ملائکہ نے اعتراض کیون کیا اس لئے اس سے بچنے کے لئے بعض نے یہ معنے کئے ہین کیا آپ بھلا ایسا بنانے لگے ہین۔ جو فساد و خونریزی کرے گویا استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہین ہوسکتا پھر یہ بھی خیال کر لینا چاہیئے کہ فرشتے جو عرض کرتے ہین۔ وہ خود اس اعتراض کے نیچے ہین وہ یہ بات کہہ کر آدم کو مفسد ٹھہراتے اور اوس کو مرواتے ہین اور ان انبیاء و اولیاء کے ظہور کے مانع ہین جنھون نے اپنے کمالات سے مخلوق کو فائدہ پہنچایا اور خدائی جلال کو ظاہر کیا اس طرح وہ خونریزی کے مرتکب ہوتے ہین مگر یہ صحیح نہین
بہرحال مجھے تو وہی پہلے معنے پسند ہین کیونکہ اس سے مجھے بہت فائدہ پہونچا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے ایک خاص آدمی کے بارے مین پوچھا کہ آپ اسے کیسا سمجھتے ہین۔ مین نے کہا نیک ہے۔ بزرگ ہے اس کے بعد اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ وہ تو میرزا صاحب کا مخالف ہے۔ مین نے کہا پھر کیا ہوا۔ آدم کی خلافت پر اس کے خلاف کہنے والے تو ملائکہ کہلاتے ہین اور مین نے اسے ملک بھی نہین کہا

نحن نسبح بحمدک .. ونقدس لک ۔ اس پہلی بات کا فرشتے اقرار کرتے ہین کہ ہم تجھے کل عیوب سے پاک سمجھتے ہین اور تیری ذات اس سے اعلیٰ و ارفع ہے اور اقدس ہے کہ کوئی ایسا فعل کرے جس کا نتیجہ اچھا نہ ہو یہ قول کہ فرشتون نے گویا اپنے تئین منصب خلافت کے قابل سمجھا۔ مین نے کہین نہین دیکھا۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ مین تم سے اعلم ہون اور اب اس اعلم ہونیکا ثبوت دیتا ہے کہ علم ادم الاسماء کلھا۔

الاسماء۔ کچھ نام سکھا دیئے وہ نام کیا تھے اس پر لوگون نے بحث کی ہے صوفی تو کہتے ہین۔ اللہ نے اپنے نام سکھائے فلاسفر کہتے ہین چیزون کے نام اور خواص یہ سب باتین قیاسی طور پر کہی جاتی ہین کسی وحی سے ثابت نہین پس مین اتنا کہونگا کہ اللہ نے کچھ باتین سکھائین اون کو اللہ خوب جانتا ہے پھر فرشتون سے کہا کہ کیا تم بتا سکتے ہو۔ اس پر ایک عیسائی نے اعتراض کیا ہے کہ اللہ نے ملائکہ سے ناانصافی کی۔ کہ ان کو نہ بتایا اور آدم کو بتایا۔ حالانکہ وہ نادان نہین جانتا۔ کہ ثابت بھی یہی کرنا تھا۔ کہ جسے مین علم دون وہ عالم ہے اور جسے مین نہ دون وہ جاہل ہے چنانچہ فرمایا ہے۔ کلکم ضال الامن ھدیتہ کلکم عار الامن کسیتہ ۔ پہلے دونو جاہل تھے اور دونون تعلیم کے محتاج۔ آدم کو پڑھا دیا اسے آگیا۔ ملائکہ کو نہ پڑھایا اسے نہ آیا چنانچہ فرشتون نے خود اقرار کیا۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا ۔ پھر فرمایا۔ اعلم غیب السموات والارض۔ خدا تعالےٰ زمین و آسمان کی چھپی ہوئی باتون کو جانتا ہے وہ علیم حکیم ہے۔ ایک بچہ درزی کو دیکھے کہ اس نے تمام تھان کے ٹکڑے کر دئے تو وہ گھبرا اُٹھتا ہے کیونکہ نہین جانتا کہ یہ ٹکڑے ایک اعلیٰ ملبوس بننے والے ہین اسی طرح اللہ کے مصالح اکثر نادانون سے مخفی رہتے ہین وہ ظاہری ... ... صورت دیکھ کر چلا اُٹھتے ہین۔

گلستان مین ایک شخص کی حکایت ہے کہ وہ لنگڑا ہو گیا اور ایک دن بیگار مین لوگون کو پکڑ رہے تھے اُسے چھوڑ گئے تو وہ خدا کا شکر بجالایا۔

قرآن شریف مین موسیٰ اور خضر کا قصہ ہے۔ خضر نے ایک کشتی کو عیب ناک کر دیا اور بعد مین اوس کی حکمت ظاہر ہوئی۔

پس ہمین چاہیئے خدا کی حکمتون پر ایمان لائین اور اس کے حکم مانین۔ شیطان نے اپنی رائے کو ترجیح دی۔ اس نے انکار کیا اکڑ بازی کی کافر ہو گیا۔

۳۰۔ جنوری سنہ ۱۹۰۹ء

بہت سے لوگ خدا کا فضل لیکر غضب کما لیتے ہین بعض غضب تو نہین کماتے مگر بھول جاتے ہین۔ خدا کے انکار اور شرک وغیرہ کی سزائین بعد الموت ہین۔ مگر شوخی۔ بےحیائی۔ کسی کو دکھ دینا۔ کسی کی ہتک کرنا ان سب کے عذاب اسی دنیا مین بھی آتے ہین جو محض خدا کے حقوق ہین اون کے لئے فروگذاشت معاف کی جاتی ہے مگر حقوق العباد مین دسترس کرنے کی سزا بہت جلد ملتی ہے

بعض آدمیون کو خدا تعالیٰ حُسن دیتا ہے مگر وہ اسی نعمت سے عورتون کو اپنے پر ریجھا کر اپنے لئے موجب غضب بنا لیتے ہین۔ دولتمند انسان کے پاس دولت ایک نعمت ہے۔ مگر یہی نعمت خدا کا غضب بن جاتی ہے اگر اسے فضولیون اور عیاشیون مین صرف کیا جائے یہی حال تندرستی۔ ذہانت۔ فراست۔ موزونیت طبع کا ہے کہ بعض ایسی باتون مین لگ جاتے ہین جو حُسن و عشق سے وابستہ ہین ایک گندی کتاب ہمارے بچپن کے زمانہ مین پڑہائی جاتی تھی جس کا نام بہار دانش ہے مین نہین سمجھ سکتا کہ ایک شاگرد اپنے استاد کے آگے کس طرح اوس کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ غرض خدا تعالیٰ ذہن و ذکا۔ فہم و فراست۔ جاہ و جلال۔ حُسن و جمال دیتا ہے مگر انسان انعام لیکر غضب کے نیچے آجاتا ہے۔

الم سے الحمد کی تفسیر شروع ہوئی ہے پہلے منعم علیہم کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ وہ متقی ہوتے ہین۔ غیب پر ایمان لاتے۔ دُعا اون کا شیوہ ہوتا ہے اللہ کی راہ مین خرچ کرتے ہین اللہ کے الہامات کو مانتے ہین پھر وہ لوگ ملہم بنتے ہین اور مظفر و منصور ہوتے ہین۔

پھر مغضوب علیہم کا ذکر فرمایا وہ بےایمان ہین نہ اون کے دل زندہ ہین نہ اون کے کان شنوا نہ آنکھین بینا۔ ایک اور بدبخت ہین جن کا ظاہر و باطن یکسان نہین شریرون کے پاس آکر کہتے ہین۔ انا معکم مومنون کے پاس کہتے ہین۔ آمنا پھر منعم علیہم کا ذکر کیا ہے پھر مغضوب علیہم کا۔ جو قرآن شریف کا مقابلہ کرتے ہین اور بتایا ہے کہ سکھ اللہ کے فرمان ماننے سے حاصل ہوتے ہین اور دکھ نافرمانیون سے یضل بہ کثیرا سے ضالون کا ذکر کیا ہے وہ کون ہوتے ہین جو بدعہدی کرتے ہین اور ان سے میل وصل رکھتے ہین جن سے اللہ نے قطع کا حکم دیا ہے یہان تک علمی رنگ مین منعم علیہم۔ مغضوب علیہم اور ضالون کا ذکر کیا ہے۔

اب جو رکوع اس وقت پڑہتا ہون اوسمین نام لیکر ایک منعم علیہم کا ذکر ہے یعنی آدم اور ایک مغضوب علیہم یعنے شیطان کا اور بھول مین پڑنے والے گروہ ملائکہ کا۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)